رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

# الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

## فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام ص۱
چندہ خاص ص۲
اسلامی دنیا کیا چاہتی ہے ص۳
شفابخش چشمہ
ترجمہ اذان اور سکھ صاحبان } ص۴
خطبہ جمعہ (قوت اخلاق) ص۵
احادیث کی روشنی واقعات موجودہ پر ص۸
بیعت خلافت ثانیہ
خزینۃ الاخبار } ص۹
آریہ سماج پر اعتراض ص۹
اشتہارات ص۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۱ | مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء | مطابق ۲۷ صفر ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

## مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ٹانگ کے درد میں افاقہ ہے۔ لیکن کسی قدر بخش کی شکایت ہے۔ حضور مہمات دینیہ کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں اور روزانہ قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب روزانہ بعد از نماز مغرب مہمان خانہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حدیث کا درس دیتے ہیں۔

جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی مساعی سے مضافات کی تبلیغ کا باقاعدہ سلسلہ جاری ہے۔ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اسکے متعلق مختصر رپورٹ بھی شائع ہوتی رہیگی۔

## مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

### دریائے نائیجر کے پار صحرائے اعظم کا رُخ

### لیگوس سے زاریا

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر - ۱۵ اگست ۲۲ء)

**ملک نائیجیریا** سلطنت برطانیہ کے مقبوضات مغربی افریقہ میں سے سب سے بڑا اور بہت اہم ملک جو جھیل چاڈ سے بحر ظلمات تک پھیلا ہوا ہے۔ اور رقبہ میں ہندوستان کا تہائی ہے۔ دو بڑے احاطوں میں منقسم ہے۔ جن کا نام شمالی نائیجیریا اور جنوبی نائیجیریا ہے۔ شمالی علاقہ جات دریائے نائیجر کے شمال اور جنوبی صوبہ جات اس افریقہ کے اُنگ کی جانب جنوب واقع ہیں۔ چونکہ ملک ابھی تک ابتدائی حالت تہذیب میں ہے۔ اس لئے ذرائع آمد و رفت میں پوری وسعت نہیں۔ نائیجیرین ریلوے جزیرہ لیگوس کے ریلوے اسٹیشن اڈو سے قریباً ایک ہزار میل جانب شمال کا نو شہر تک جاتی ہے اور نائیجیریا کے چند بڑے بڑے شہروں کو تہذیب زمانہ حال سے ملحق بناتی ہے۔ اس ریلوے کی دو شاخیں دوسرے حصص ملک کی طرف چند میل تک جاتی ہیں۔ مگر باقی تمام صدہا میل میں پیدل یا موٹر یا دریائے نائیجر کے ذریعہ سفر ہوتا ہے۔ چونکہ ہم نے ملک میں کام کرنا ہے۔ اور مشن اس سے پہلے نہیں کہ ایک جگہ چند آدمی مسلمان بنانے پر کام ختم ہو گیا بلکہ مسیحی مشنری کے نقش قدم پر چل کر اس کا تعاقب یا شکریہ کے ساتھ اس کا تیار کردہ کھیت کاشت کرنا ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے میں نے باوجود ضعف طبیعت۔ کثرت اخراجات اور صعوبت سفر مناسب سمجھا۔ کہ اندرون ملک کا سفر کروں۔ اور حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد صوبجات شمال میں اشاعت وحفاظت اسلام کے مقدس فرض کی تکمیل کے لئے بازو پیمائی کرکے آیندہ مبلغین کے لئے راستہ صاف کردوں۔

**میرا پروگرام**

چونکہ امیر سکوٹو کا مرکز حکومت دور اور ریل سے ہفتوں کی مسافت پر واقعہ ہے۔ اس لئے میں نے سردست وہاں جانے کا ارادہ ترک کردیا ہے۔ اور ذیل کا پروگرام بنایا ہے۔ لیگوس سے کانو تک ریلوے اور رستہ میں مناسب جگہوں پر قیام کانو سے کنٹیا موٹر یا پیدل۔ اگر حالات وقت نے اجازت دی۔ مینا سے بارو تک برانچ ریلوے واپسی پر بارو سے لیکوجا۔ بذریعہ دریائے نائجر۔
لیکوجا سے الیوشی۔ " " "
الیوشی سے بینن۔ پیدل یا موٹر۔ اور بینن سے فارکیڈوز۔ اور فارکیڈوز سے لیگوس بذریعہ پیدل یا موٹر وسمندر۔

سیاسی ومالی حالات کو مدنظر رکھ کر اور قدم قدم پر مشکلات محسوس کرکے میں نہیں جانتا کہ میں اس پروگرام کو پورا کرسکوں گا یا نہیں۔ مگر اللہ میرے ارادوں کو دیکھتا اور میری حالت کو جانتا ہے۔ اگر میں نہیں۔ تو کوئی اور کریگا۔ بہرحال ریل کا حصہ میں انشاء اللہ ضرور طے کروں گا۔ اور حضور خلافت میں ایک رپورٹ پیش کرونگا

**مختصر حالات سفر**

اس وقت میں لیگوس سے ۷۰۰ میل کے فاصلہ پر ہوں۔ نتائج سفر کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-
(۱) زنگیرو سابق دار الحکومت شمالی نائجیریا میں قیام جماعت
(۲) مینا جنکشن میں جماعت۔
(۳) کیڈونا حال دار الحکومت شمالی نائجیریا میں۔ (الف) جماعت کا قیام (ب) لفٹنٹ گورنر سے ملاقات۔ (ج) ٹیلیگراف کلرک اور ویسٹ انڈین سٹیشن ماسٹر کا قبول اسلام۔ (د) زاریا میں ریزیڈنٹ سے ملاقات زاریا سے ملاقات کا انتظام اور قیام جماعت۔

**نومسلموں کے نام**

اسٹیشن ماسٹر دار الحکومت شمالی نائجیریا Edward adolphus Inverary - اسلامی نام جو انہوں نے خود منتخب کیا - محمود۔

**دعا**

مستقر ہے۔ اور صرف یہی عذر رکھتا ہے۔ کہ اسلام لاکر کن لوگوں میں بیٹھیں۔ اور کہاں سوشل تعلقات قائم کریں برادران! میں تنہا۔ بہت دور۔ کمزور اور ناتواں۔ صعوبات سفر اور بے زر ہونے کے باعث بہت تکلیف میں ہوں۔ انسان جان قربان کرسکتا ہے۔ مگر مال کے بغیر آج تبلیغ کا کام ناممکن ہے۔ آپ دعا کریں ۞

# چندہ خاص

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
چندہ خاص میں آخر ستمبر تک جو رقوم آئی ہیں۔ ان کی علاقہ وار مفصل فہرست درج ذیل ہے۔ اسے اخبار میں شائع فرماکر مشکور فرمائیں۔ ناظر بیت المال

| | |
|---|---|
| (۱) قادیان مع ضلع گورداسپور۔ | ۱۶۱۶۲-۳-۹ |
| (۲) فیروزپور۔ | ۵۳۳۹-۲-۰ |
| (۳) علاقہ حیدرآباد دکن۔ | ۴۱۴۸-۴-۰ |
| (۴) بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ | ۳۸۳۷-۱-۰ |
| (۵) لاہور۔ | ۲۷۵۱-۰-۰ |
| (۶) ہندوستان۔ | ۳۲۲۲-۱۴-۹ |
| (۷) سیالکوٹ۔ امرتسر۔ | ۳۳۶۷-۰-۶ |
| (۸) سرحد۔ | ۳۱۲۶-۹-۰ |
| (۹) گوجرانوالہ۔ | ۳۰۳۹-۵-۶ |
| (۱۰) جھنگ۔ لائل پور | ۲۹۴۹-۱۱-۶ |
| (۱۱) جالندھر۔ لودھیانہ۔ ہوشیارپور۔ | ۲۶۸۷-۰-۳ |
| (۱۲) بیرونی ممالک۔ | ۲۶۰۳-۱۰-۰ |
| (۱۳) ملتان۔ منٹگمری۔ سندھ۔ | ۲۵۷۱-۸-۰ |
| (۱۴) پٹیالہ۔ انبالہ۔ جیند۔ | ۲۴۲۹-۱۵-۳ |
| (۱۵) گجرات۔ | ۲۲۹۸-۱۱-۰ |
| (۱۶) کشمیر۔ راولپنڈی۔ ہزارہ۔ جہلم | ۲۱۶۶-۰-۶ |
| (۱۷) ڈیرہ غازیخان۔ بلوچستان۔ سانگھڑ | ۱۹۱۳-۵-۰ |
| (۱۸) دہلی۔ شملہ۔ حصار۔ | ۱۸۳۰-۸-۰ |
| (۱۹) شاہ پور۔ | ۱۲۵۴-۱۵-۰ |
| (۲۰) افریقہ۔ | ۱۲۵۰-۱۵-۰ |

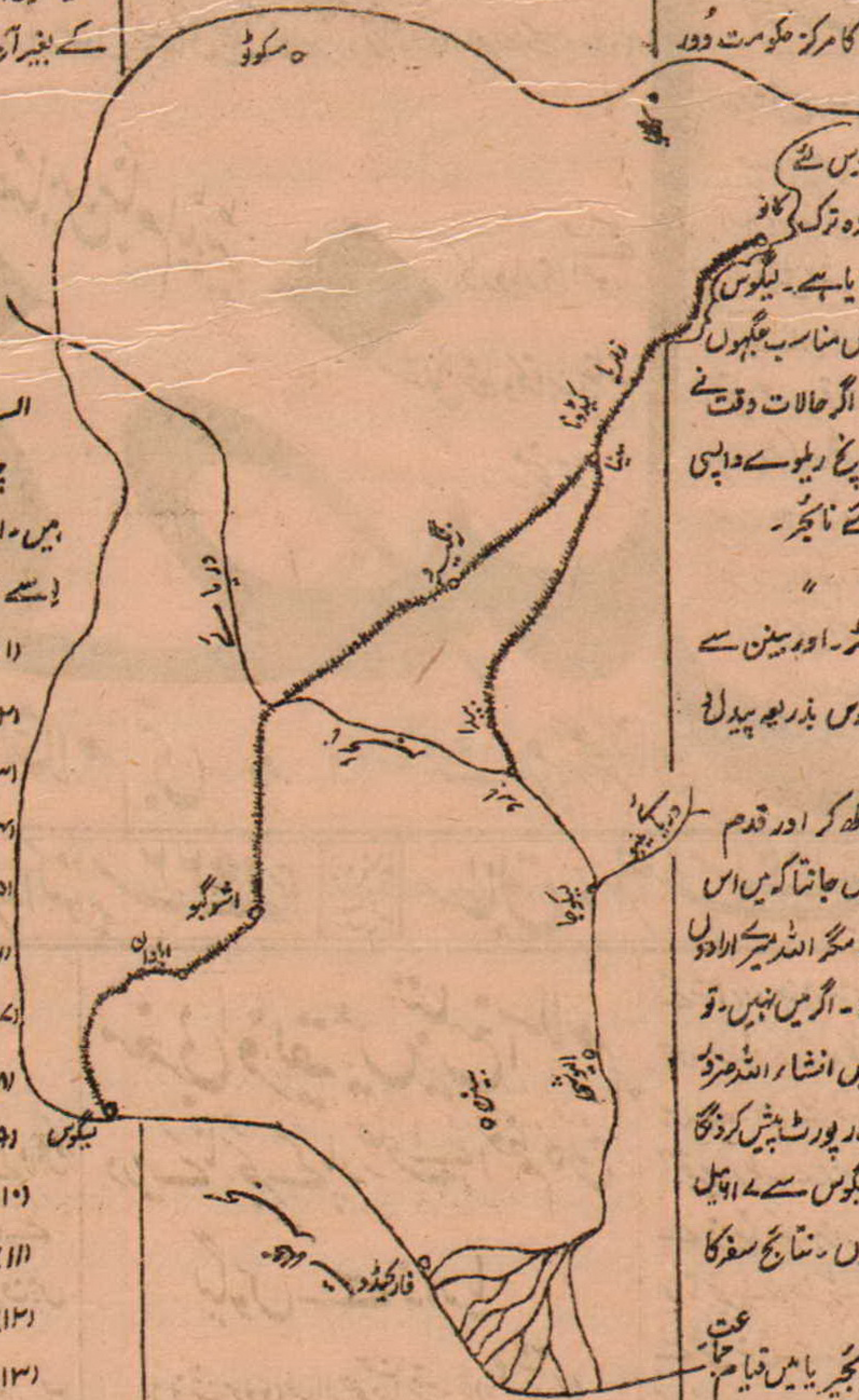


E. Jackson Telegraph Clerk. - اسلامی نام - یوسف

اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ یہ دو نام صرف ان لوگوں کے ہیں۔ جو علانیہ اعلان اسلام کرچکے ہیں۔ ورنہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہر نوجوان اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ مگر مسلمانوں کی بگڑی ہوئی صورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۲ء

# اسلامی دنیا کیا چاہتی ہے؟ اور جماعت احمدیہ کا کیا مقصد ہے

موجودہ زمانہ میں جدھر دیکھو۔ جس قوم کو دیکھو۔ اپنی پوری ہمت اور ساری طاقت سے مصروف عمل ہے۔ اہل ہنود چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی حکومت ان کو مل جائے۔ اور غیروں کا اقتدار دور ہو کر ان کی قوت و شوکت کا ڈنکا سرزمین ہند میں بجنے لگے۔ گو مسلمانان ہند کی بھی یہی خواہش نظر آتی ہے۔ لیکن وہ اپنا سب سے بڑا مقصد ترکوں کے اقتدار کی بحالی بتاتے ہیں۔ اور اس کی خاطر نہ صرف ہندوستان کی حکومت کو بلکہ ہندوستان کو بھی خیرباد کہدینے پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے دہمکی دی جاتی ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے ترکوں کے مطالبات پورے نہ کئے۔ تھریس ان کے لئے خالی نہ کر دیا۔ اور یونان کے مقابلہ میں ان کے راستہ میں روڑے اٹکائے گئے۔ تو مسلمانان ہند ایک دو نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان چھوڑ کر غیر ممالک میں چلے جائینگے۔

پھر ہندو اور مسلمان اپنے ان مقاصد کی خاطر جیل خانوں میں جا رہے اور طرح طرح کی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ قانونی اور مذہبی لحاظ سے ان کا طرز عمل خواہ کیسا ہی ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ مشکلات اور تکالیف کو بخوشی برداشت کر رہے ہیں۔

اسی طرح مصر میں بھی جوش ہے۔ مصریوں کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ ان کے ملک پر انہی کی حکومت ہو۔ اور غیر مصری حکومت اور اثر کا خاتمہ ہو جائے۔ اس مدعا کے حاصل کرنے کے لئے ان کے راہ نما جلاوطنی کی سزائیں بھگتنے اور ہر طرح کے دکھ اٹھانے کے لئے آمادہ اور تیار ہیں۔ مصریوں کے مرد اور ان کی عورتیں اور ان کے امراء اور ان کے غرباء ان کے علماء ان کے طلباء اسی ایک مقصد کے لئے جان توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

ایران بھی چاہتا ہے کہ اس کی ملکی حالت درست ہو جائے کابل بھی پوری جد و جہد کے ساتھ اپنے ملک کی اصلاح اور اس کے انتظام کے لئے کوشاں ہے۔ سلطنت کابل غیر ممالک میں اپنے آدمی بھیج رہی ہے تاکہ وہاں سے علوم و فنون سیکھیں۔ اور اپنے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔ حکومت کے خزانے ملکی ترقی کے لئے اور کابل کی شان اور عظمت بڑھانے کے لئے کھلے ہیں۔ اور حالات بتا رہے ہیں کہ موجودہ امیر کابل کی روشن ضمیری اور قابلیت نے کابل کی حالت کو بالکل بدل دیا ہے۔

پھر حجازی عرب چاہتے ہیں کہ حجاز ترکوں کے اثر سے پاک ہو۔ اور ہم ہی وہاں کے حاکم ہوں۔ عراقی عرب خواہاں ہیں کہ وہاں چرچل اور کرزن اور ان کے کسی ایجنٹ کا سکہ نہ چلے۔ بلکہ وہاں خالص عربی حکومت کا دور دورہ ہو۔ اہل شام اگر کسی مقصد کے لئے تگ ودو میں مصروف ہیں تو اسی کے لئے کہ فرانس کے اثر سے نکل آئیں۔ اور برطانی گورنمنٹ ڈھیلی ہو جائے۔ اور یہودی حکومت کی بجائے عربی حکومت قائم ہو جائے۔ مراکش کے اعراب کے وفد اگر یورپ میں دوڑتے نظر آتے ہیں۔ تو اسی غایت کے لئے کہ ہسپانیہ کے دندان آز سے محفوظ ہو جائیں۔

"خلافت اسلامیہ" کے حامل ترک بھی سربکف میدان جدال و قتال میں نظر آتے ہیں۔ اور داد شجاعت دے رہے ہیں۔ لیکن ان کا مقصد اور مدعا اگر کچھ ہے۔ تو یہی کہ ان کا ملک یونان کے تسلط میں نہ رہے۔ اور وہ اپنے ملک میں خود مختار رہیں۔

غرض مسلمانوں کی چھوٹی سے چھوٹی طاقت سے لیکر بڑی سے بڑی طاقت تک اسی کوشش میں ہے۔ کہ اس کو دنیاوی عزت و عظمت اور حکومت و شوکت مل جائے۔

لیکن مسلمانوں ہی پر کیا موقوف ہے۔ دنیا کی ہر ایک قوم دنیا ہی پر جھکی ہوئی ہے۔ عیسائیوں کو دیکھئے۔ تو وہ اسی لئے سرگرم عمل ہیں۔ یہود کو دیکھئے۔ تو وہ بھی اسرائیل کے اجڑے ہوئے گھر کی تعمیر اور پراگندہ اور منتشر بنی اسرائیل کی شیرازہ بندی میں مصروف ہیں۔ غرض دنیا میں جس طرف نظر اٹھاؤ۔ یہی نظر آتا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کو حکومت حاصل نہیں۔ وہ اس کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور وہ جن کو حکومت اور سلطنت حاصل ہے۔ ان کی تمام سعی یہ ہے۔ کہ نہ صرف ہاتھوں میں آئے ہوئے ممالک نکلنے نہ پائیں بلکہ دوسروں کے بھی ان کے ہاتھوں میں آ جائیں۔

اس وقت جبکہ ساری دنیا ان حالات میں سے گذر رہی ہے۔ سب کے سب لوگ دنیا کے آرام و آسایش۔ دنیا کی عزت و توقیر کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد ساری دنیا سے بالکل الگ اور نرالا ہے۔ اور وہ یہ کہ ساری دنیا اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ سب کے سب لوگ خدائے واحد کے پرستار بن جائیں۔ سارے کے سارے رسول عربی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے کامل بروز حضرت مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔

ساری دنیا جس طرف جا رہی ہے۔ اور اسلامی دنیا جس مقصد کے پیچھے دوڑ رہی ہے۔ وہ کوئی کم دلکش اور دلفریب نہیں۔ یونہی اس کے لئے جانیں قربان نہیں کی جا رہی ہیں۔ مصائب اور مشکلات برداشت نہیں کی جا رہی ہیں۔ بلکہ اس میں ایسا اثر اور اتنی کشش ہے۔ اور اس میں دل لبھا لینے کی اتنی طاقت ہے کہ لوگ دیوانہ وار اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ نہ انہیں اپنے مال کی پرواہ ہوتی ہے نہ جان کی۔ نہ عزیز و اقارب کی۔ لیکن باوجودیکہ اس میں انسانوں پر قبضہ جما لینے اور ان کو اپنی طرف متوجہ کر لینے کی اتنی قوت ہے۔ پھر بھی احمدی؟ جماعت اس سے بالکل بے اثر ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ جماعت احمدیہ کا مدعا اس سے بہت بلند اور بہت اعلیٰ ہے۔ وہ خدا اور اس کے مذہب کو دنیا اور اس کی ساری کائنات کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتی ہے۔ لیکن بااین ہمہ کتنے ہی جبہ و دستار سے ملبوس لوگ ہیں۔ جو اس مقدس انسان کو جس نے صرف اسلام کی خدمت کیلئے خدا کے حکم سے یہ جماعت بنائی۔ دشمن اسلام قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے پیرووں کو دکھ اور تکالیف پہنچانا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ ذرا بھی غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مقدس انسان اور اس کی جماعت کو دشمن اسلام کہنا جس نے اپنی زندگی کا مقصد ہی خدمت اسلام اور اشاعت اسلام قرار دے لیا ہے۔ اپنے آپ کو دشمن اسلام ثابت کرنا ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی ذرا اتنا تو سوچیں کہ اسوقت جبکہ ان کے بڑے بڑے علماء اور مولوی صاحبان ایک مشرک کی راہ نمائی میں سوراج کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں۔ سوائے جماعت احمدیہ کے کونسی جماعت ہے جو دین سے اعتصام کئے ہوئے ہے۔ کونسی جماعت ہے جو دین کی خاطر سربکف ہے۔ کونسی جماعت ہے۔ جو کلمۃ اللہ کو بلند کرنا چاہتی ہے۔ کونسی جماعت ہے جس کے افراد مجموعی طاقت سے یورپ اور امریکہ میں تبلیغی قلعوں میں اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔

اگر اس مقدس اور متبرک فرض کی بجا آوری صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اور ان تمام دنیوی فوائد اور اغراض پر لات مار کر کر رہی ہے۔ جو دوسروں کے مد نظر ہیں۔ تو کیا مسلمان کہلانے والوں کا یہ کام ہونا چاہیئے۔ کہ اس جماعت کو دکھ اور تکالیف پہنچانے اور اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے میں لگے رہیں۔ یا یہ کہ اس کی تائید اور مدد میں لگ جائیں۔ اسلام کی محبت اور الفت کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ مسلمان سب مقاصد اور اغراض پر اسے مقدم رکھیں۔ اور اشاعت اسلام کے پہلو کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہ ہونے دیں۔ کیونکہ دین و دنیا کی ساری کامیابیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ اور یہی ہر مسلمان کی زندگی کی اصل غرض و غایت ہے جسے از سر نو حضرت مسیح موعود نے آکر ذہن نشین کرایا ہے۔ اور جسے حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کوشش کر رہی ہے۔ پس مبارک ہونگے وہ لوگ جو دنیاوی اغراض اور عارضی فوائد کی امید کو چھوڑ کر اخروی اجر اور ثواب حاصل کرنے کے لئے اس کوشش میں شریک ہونگے۔ اگرچہ وہ رستہ جس پر جماعت احمدیہ چل رہی ہے۔ اہل دنیا کے رستہ سے بالکل الگ ہے۔ لیکن کامیابی کا رستہ وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ اس لئے آج جو اس رستے میں دنیاوی ترغیبات سے کنارہ کشی کریگا۔ کل اسے قلبی مسرت اور شادمانی کا طلوع ہوگا۔ لیکن جو اس سے الگ رہ کر دنیا طلبی میں کھنسا رہے گا۔ وہ دنیا میں بھی حقیقی خوشی سے محروم رہیگا۔ اور آخرت میں بھی۔

اسوقت جبکہ ساری دنیا ایک رَو میں بہہ رہی ہے دُنیا طلبی میں سر سے پاؤں تک غرق ہو چکی ہے۔ خدا اور اس کے دین کا کسی کو خیال بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو جس ہمت اور کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔ پس ہر ایک اس شخص کو جو احمدی ہے پوری ہمت اور طاقت سے اشاعت اسلام میں لگ جانا چاہیئے۔ اور اس رستہ میں کسی تکلیف اور کسی دکھ کی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ دیکھو اہل دنیا دنیا کے لئے کس قدر تکالیف اٹھاتے اور ہنسی خوشی اٹھاتے ہیں۔ پھر احمدی خدا کے لئے اور اس کی رضا کے لئے کیوں تکالیف اٹھانے سے ڈریں۔ اور کیوں مردانہ وار اپنے مقصد کے حصول کے لئے نہ کھڑے ہو جائیں ؞

---

## ایک شفا بخش چشمہ

"اخبار ہیرالڈ سنڈے بلی - مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۲۲ء میں ایک صاحب فرانس کے ایک علاقہ کا تذکرہ کرتے ہوئے وہاں کے حیرت انگیز چشمہ کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔ جس کی صفت یہ ہے۔ کہ اس چشمہ کے پانی کو استعمال کر کے بدترین مرض کے شکار بحالت پاتے ہیں۔ اور خبیث ترین امراض دور ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق پاس ہی کے ایک شہر کے اسقف اعظم نے ایک مجلس تحقیقات مقرر کی۔ اس کمیشن میں کئی جید عالم اور ڈاکٹر تھے۔ بعد از تحقیقات طویل اعلان کیا۔ کہ اگرچہ وہ خاصیت کے حقیقی مخزن تک نہیں پہنچ سکے۔ لیکن چشمہ کے اثرات ازالہ امراض میں شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحقیقات کے بعد وہاں لوگ جوق در جوق آنا شروع ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ امریکہ اور یورپ کے دور دراز امصار و بلاد کے مریضوں نے اس چشمہ صحت سے استفادہ شروع کیا۔ اب اس مقام پر مستند ڈاکٹروں کی ایک جماعت مستقل طور پر مقیم ہے۔ جو ہر آنیوالے مریض کی تشخیص کر کے حالات درج رجسٹر کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی چشمہ کے اثر سے جس طرح آرام آتا جاتا ہے۔ اس کی کیفیت قلم بند کرتی ہے"

(روزانہ پیسہ ۱۰ر اکتوبر ۲۲ء)

اس قسم کے ایک چشمہ کا بائبل میں بھی ذکر تھا۔ مگر جدید مطبوعہ اناجیل سے اس کو خارج کر دیا گیا ہے۔ کہ اس سے یسوع کی خدائی باطل ہوتی تھی۔ عیسائی صاحبان یسوع مسیح کی خدائی کے ثبوت میں اور غیر احمدی ان کو عجیب و غریب انسان ثابت کرتے ہوئے جسمانی بیماروں کو چنگا کرنیوالا بتلاتے ہیں۔ اگرچہ ایک نبی کی دُعا سے بیماروں کا شفایاب ہونا کوئی ایسی بات نہیں جو صرف حضرت مسیح سے تعلق رکھتی ہو۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی دعا سے بھی کئی خطرناک مریض شفایاب ہوئے۔ لیکن وہ لوگ جو بیماروں کو چنگا کرنے کا معجزہ خاص طور پر حضرت مسیح کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ انہیں غور کرنا چاہیئے کہ جب خدا نے چشموں میں ایسی خاصیتیں رکھ دی ہیں۔ جو بیماریوں کو دور کر دیتی ہیں۔ تو اس بات کو حضرت مسیح کی خدائی یا ان میں دیگر انبیاء سے علیحدہ خصوصیت ثابت کرنے کے لئے کس طرح پیش کیا جا سکتا ہے ؞

---

## ترجمہ اذان اور سکھ صاحبان

"پنتھ" کے نام سے ایک روزانہ سکھ اخبار لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کی ۹ر اکتوبر ۲۲ء کی اشاعت میں اذان کے متعلق مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے ترجمہ اذان بزبان پنجابی پر جو نوٹ لکھا ہے۔ اس کے لئے ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور کی کشادہ دلی اور وسعت اخلاق ضرور قابل ستایش ہے۔ اور ہم ایڈیٹر صاحب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اذان کا گورمکھی ترجمہ شائع کرنے اور مقدس گورو بابا نانک رح کی تعلیم کو پیش کرنے میں ہمارا صرف یہ مقصد ہے۔ کہ ہمارے گم شدہ سکھ بھائی بانی سکھ مذہب کی اصل تعلیم سے واقف ہو جائیں۔ پھر ترجمہ اذان سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ہم اس سے خدا کی طرف دنیا کو بلاتے ہیں۔ جس کی طرف حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے تمام دنیا کو بلایا ہے۔ اور خصوصاً سکھ کمیونٹی کو دعوت دی ہے۔

"پنتھ" نے اذان کا گورمکھی ترجمہ شایع کرنے کے متعلق خواہ مخواہ بدگمانی کا احتمال ظاہر کیا ہے حالانکہ اذان وہ مقدس کلمات ہیں۔ جنہیں خود بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح ادا کیا۔ جس طرح مسلمان ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ جنم ساکھی میں آتا ہے :-

171
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# خطبہ جمعہ

# قوت اخلاق

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۴ اگست ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ۔

### دلیل کیسی ہو

میں نے پچھلے جمعہ احباب کو اس طرف توجہ دلائی تھی ۔ کہ غیر اقوام کے لئے سب سے بڑی چیز جو صداقت کی طرف رہنمائی کا موجب ہوتی ہے ۔ وہ اخلاق فاضلہ ہیں ۔ ہماری عبادتیں ۔ ہمارے ذکر ۔ اور درود ان کے نزدیک وہم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ۔ اور دلیل وہ ہوتی ہے جو دوسرے کی بھی مسلمہ ہو ۔ اگر عیسائی سے بحث کرو ۔ اور دلیل کے طور پر قرآن کریم کی آیت پڑھتے جاؤ ۔ تو گو وہ عقل سے زیادہ یقینی اور مقدم ہے کیونکہ خدا کا کلام ہے ۔ مگر وہ اس کو تسلیم نہیں کریگا ۔ اسکو منوانے کے لئے وہی دلیل ہو سکتی ہے ۔ جو اس کے نزدیک بھی مسلم ہو ۔ اگر ہندو سے بحث کرتے وقت قرآن و حدیث کے حوالے دو گے تو گو وہ عقل پر مقدم ہیں ۔ اور اس سے زیادہ یقینی ہیں ۔ مگر اس پر ان حوالوں کا اثر نہیں ہو سکتا ۔ اگر اس پر قرآن و حدیث کے حوالجات کا اثر ہو سکتا ہے ۔ تو اسی صورت میں کہ پہلے تم اس پر ثابت کرو کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے ۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں ۔ ورنہ یہ بات ثابت ہونے سے پہلے قرآن و حدیث کے حوالوں کو وہ وہم ہی سمجھیگا ۔ وہ عقل کو مانتا ہے ۔ لیکن قرآن کریم کو نہیں مانتا ۔ جس طرح عقلی دلائل کے مقابلہ میں قرآن و رسول کریم کا کلام اس کے لئے بے حقیقت ہوتا ہے ۔ اسی طرح اعمال میں سے وہ اعمال جو ہمارے شرعی اعمال ہیں ان کے لئے بے اثر اور لغو ہیں ۔

### اخلاقی تعلیم

قرآن کریم کی محبت حدیث کی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبات اگر کسی مسلمان میں ہیں تو ایک ہندو ایک عیسائی ایک سکھ ایک پارسی کے نزدیک ان کی کچھ بھی قدر نہیں ۔ لیکن ایک جذبات وہ ہیں ۔ جو ان کے دل میں بھی ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں کہ رحم کریں ۔ ہمدردی کریں ۔ یہ جذبات ایک ہندو کے دل میں بھی ہیں ۔ ایک عیسائی سکھ پارسی کے دل میں بھی ہیں ۔ اس کیا تھ اس کے دل میں یہ جذبہ بھی ہے ۔ کہ یہ جذبات اچھی چیزیں ہیں ۔ نہ صرف یہ کہ یہ جذبہ رحم صرف اہل مذاہب ہی کے دل میں ہے ۔ بلکہ ایک دہریہ کے دل میں بھی ہے ۔ وہ محسوس کرتا ہے ۔ کہ رحم اچھا ہے ۔ ظلم برا ہے ۔ دیانت اچھی ہے ۔ خیانت بری ہے ۔ صداقت اچھی ہے جھوٹ برا ہے ۔ جس طرح ان باتوں کا احساس ایک مسلمان کے دل میں ہے ۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگوں میں بھی اسکا احساس ہے ۔ اور یہ تار ہے ۔ جو سب کے دل میں لگا ہوا ہی دیکھو امرتسر یا کسی اور مقام سے جہاں پر تار ہے ۔ اگر تار دیا جائے تو بٹالہ میں پہنچ جائیگا لیکن بٹالہ سے قادیان میں تار نہیں پہنچ سکتا ۔ کیونکہ بٹالہ اور قادیان کے درمیان سلسلہ تار نہیں ہے ۔ اسی طرح قرآن و حدیث کا ایک ہندو ایک عیسائی ایک سکھ اور پارسی کے دل کے ساتھ جوڑ نہیں ۔ اس لئے قرآن حدیث کے حوالے ان کے سامنے بیکار رہوں گے ۔ لیکن اخلاق کی ٹیلیفون سب کے دل میں ہے ۔ گو اخلاق کی تار قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کمزور ہے ۔ مگر پہنچ ضرور جائیگی ۔ کیونکہ اس کا سلسلہ سب دلوں میں ہے ۔ اور قرآن و حدیث کا سلسلہ سب دلوں میں نہیں ۔

### غیر دل پر اثر کرنے والی باتیں

پس وہ باتیں جو غیر مذاہب پر اثر کر سکتی ہیں ۔ وہ اخلاق قربانی ۔ ایثار ۔ محبت وغیرہ ہیں وہ تم کو دیکھتے ہیں ۔ اگر تم میں یہ باتیں ہیں تو قرآن و حدیث کے حوالے پیش کرنے سے زیادہ ان پر صداقت اسلام کا اثر ہوگا ۔

### رسول کریمؐ کے اخلاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی چیز تھی جو مخالفین پر اثر کرتی تھی ۔ وہ قرآن کریم سے ابتداءً متاثر نہیں ہوئے ۔ بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زندگی تھی ۔ آپ ان میں رہے تھے ۔ آپ کی دیانت ۔ آپ کی راستبازی ۔ اور ہمدردی خلائق ۔ اور ایثار تھا جو ان پر اثر کرتا تھا ۔ دعویٰ سے پہلے آپ ان کو شرک سے منع نہ کرتے تھے ۔ کیونکہ حکم خداوندی نہ تھا لیکن آپ خود مشرک نہ تھے ۔ آپ کے طور طریق کی خوبی ہی تھی جس کا اثر تھا ۔ ا... خواہ ... ہی بند رکھا تا جاتا تھا ۔ ... کے مقابلہ میں آنکھیں نہیں اٹھا سکتے تھے ۔ آپ نے کہ کر قریب کی پہاڑی پر چڑھ گئے اور ایک ایک قبیلہ کا نام لیکر بلایا جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے ان کے سامنے ایک مشکل سوال رکھا ۔ کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس کے پیچھے ایک لشکر ہے ۔ تو تم مان لوگے ۔ یہ ایک ناممکن سوال تھا ۔ کیونکہ مکہ کے لوگ ابزند جاتے تھے اور اس کیلئے پندرہ پندرہ میل تک دور نکل جاتے تھے ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا ۔ کہ ایک لشکر اور بہت بڑا لشکر مکہ کے قریب آ کر ایک اوٹ میں ہو رہتا ۔ اور مکہ والوں کو پتہ بھی نہ لگتا ۔ مگر ان لوگوں نے آپ کے اس ناممکن سوال کے جواب میں کہا اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر کہا کہ اگر تو کہے تو مان لینگے ۔ کیونکہ ہم نے کبھی تجھکو جھوٹ بولتے نہیں سنا ۔ اور تو ہمیشہ دیانتدار رہا ہے ۔ تو ہمیشہ سچ بولتا رہا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا میں کہتا ہوں کہ خدا ایک ہے شرک بری چیز ہے ۔ اگر تم شرک نہ چھوڑ دوگے تو تم کو عذاب آئیگا ۔ اس بات نے ان پر اثر نہ کیا ۔ پس ان لوگوں کے دلوں کو گھائل کرنے والی قرآن کی آیتیں نہ تھیں ۔ بلکہ آپ کی زندگی تھی جو آپ نے قبل دعویٰ ان لوگوں میں گذاری ۔

### قریش آنحضرتؐ کو جھوٹا نہیں کہہ سکتے تھے

جب آپ نے دعویٰ کیا تو چونکہ مکہ عرب کے لوگوں کا مرکز تھا ۔ اس لئے وہاں کے چند سربرآوردہ لوگوں نے جمع ہو کر تجویز کی کہ باہر سے لوگ آئینگے ۔ اگر ہم ان کو آپ کے متعلق مختلف باتیں بتائینگے ۔ تو وہ ہماری رائے کو غلط سمجھیں گے ۔ چاہیئے کہ مکر ایک فیصلہ کریں ۔ اور وہی جواب دیا کریں ۔ ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا ۔ ہم کہدیا کرینگے کہ وہ جھوٹا ہے ۔ اسی وقت دو مردوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے اس کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اور ہم اس کو صادق اور امین کے طور پر ہی پیش کیا کرتے تھے۔ اب اس کو جھوٹا کیسے کہینگے۔ وہ لوگ تو ہمیں کو ملزم کہیں گے۔ یہ چیز تھی جو ان کو جھکائے ہوئے تھی۔

## حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق

اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہی حال ہے۔ سکھ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھے ہوئے نہیں۔ مگر آپ کے اخلاق اور حسن سلوک کا ان پر یہ اثر ہے کہ جو بوڑھے ہیں وہ خود سناتے ہیں۔ اور جو جوان ہیں وہ اپنے باپ دادے کی روایتیں سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب تو بچپن ہی سے ولی اللہ تھے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آپ کو الہام ہوتے تھے اور وہ اس کے قائل ہیں۔ بلکہ وہ آپ کے سلوک کو دیکھتے تھے کہ آپ کے بڑوں کا جو طور طریق تھا اس کے خلاف آپ کا طریق اسلامی طریق تھا۔ وہ لوگ یہ نہیں کہینگے کہ آپ نمازیں پڑھتے تھے۔ وہ دیکھتے تھے کہ آپ لوگوں کی ہمدردی کرتے تھے۔ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ دوسروں سے نرمی اور مروت اور سلوک سے پیش آتے تھے۔ کیا وجہ تھی کہ آپنے بار بار رکھا کہ کوئی کھڑا ہو اور میرے ابتدائی حالات کے متعلق کوئی بری بات کہے۔ گو یہاں کے ہر قسم کے لوگ تھے۔ مگر کسی نے آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ یہ آپکے اخلاق ہی تھے۔ کہ لوگ ان کے سامنے کوئی عیب نہیں لگا سکتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے اسلام کی روحانی اور اخلاقی وغیرہ وہ خدمت کی ہے جو تیرہ سو برس میں کسی نے نہیں کی۔

## ایک بوڑھا سکھ اور حضرت مسیح موعودؑ

یہاں ایک قریب کا گاؤں ہے۔ وہاں کا ایک بوڑھا سکھ جب ملنے آتا ہے تو آنسو اس کی آنکھوں سے نکل آتے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ مرزا صاحب ہم سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔

ہمارے نزدیک قبروں کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا شرک ہے اور گناہ ہے۔ لیکن وہ ایک دفعہ حضرت صاحب کی قبر پر گیا اور وہاں سجدہ کرنے لگا۔ ایک احمدی وہاں موجود تھا اس نے روک دیا۔ وہ میرے پاس آیا۔ اور روتے ہی سے چیخ مار کر رو پڑا اور کہا کہ مجھ پر احمدیوں نے ظلم کیا ہے۔ میں نے سمجھا کہ کسی احمدی نے کسی معاملہ میں اس پر کچھ زیادتی کی ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ تو اس نے کہا کہ مجھے متھا نہ ٹیکنے دیا۔ تمہارے مذہب میں برا ہو۔ لیکن میں تو اپنے طریق پر اظہار محبت کرنے لگا تھا۔ میں نے اسکو نرمی سے سمجھایا کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔ اور یہ اچھی بات نہیں۔ لیکن وہ روتا رہا تھا۔ یہ ایک سکھ کی حالت ہے۔ جو حضرت صاحب کے ابتدائی حالات سے واقف ہے۔ کیونکہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے والد صاحب کے پاس آیا کرتا تھا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب نہیں پڑھا ہوا وہ معجزات کو نہیں جانتا۔ لیکن جب وہ آتا تھا۔ تو دیکھتا کہ آپ کے اخلاق کس قسم کے ہیں۔

ہے تو وہ سکھ ہی۔ لیکن آپ کے اخلاق نے جو اثر اس کے دل پر کیا ہے وہ دور نہیں ہوتا۔

## ایک غیر احمدی وکیل پر مسیح موعودؑ کے اخلاق کا اثر

جس زمانہ میں پادری مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنایا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے خلاف شہادت دینے کیلئے گئے۔ اس حالت میں یہ توقع نہیں ہو سکتی تھی کہ ایک مسلمان عیسائیوں کا ساتھ دیگا۔ مگر واقعہ یہی ہوتا ہے کہ ایک مسلمان مولوی عیسائیوں کیلئے جھوٹے مقدمہ میں گواہی دیتا ہے۔ اس وقت حضرت صاحب کے وکیل نے جو ایک غیر احمدی تھا مولوی محمد حسین صاحب کی پیدائش کے متعلق ایک سوال کرنا چاہا۔ جس سے مولوی صاحب پر سخت زد پڑتی تھی لیکن آپ نے وکیل کو اس سوال کے کرنے سے روک دیا۔ وکیل نے پھر یہ سوال کرنا چاہا کیونکہ وہ مولوی صاحب کی حیثیت کو توڑنے والا تھا۔ مگر آپ نے روک دیا۔ کہ اس اندرونی راز سے ان کا کیا تعلق۔ نہیں معلوم وہ وکیل اب زندہ ہے یا نہیں۔ لیکن آج سے پانچ چھ سال پہلے تک وہ زندہ تھا۔ اور مشہور آدمیوں میں سے تھا۔ اور سلسلہ کا سخت دشمن تھا۔ اور بحث میں بتا دیتا تھا۔ کہ میں سخت مخالف ہوں۔ مگر کہتا تھا۔ کہ میں نے مرزا صاحب جیسا با اخلاق آدمی نہیں دیکھا۔ ایسا موقع کہ سخت دشمن ایک سوال میں خاموش ہو سکتا ہے۔ آپ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور روک دیتے ہیں۔ یہ چیزیں ہیں جو لوگوں پر اثر کرتی ہیں۔ اس کے بغیر کچھ نہیں۔ کیونکہ مخالف پر وہی بات اثر کرتی ہے۔ جو دونوں میں مشترک ہو۔

## سورۃ فاتحہ ایک آریہ کی نظر میں

مسلمان اگر ایک عیسائی کے سامنے قرآن کریم پیش کرے تو اثر نہیں ہوگا۔ اور اگر عیسائی بائبل مسلمان کو سنائے تو وہ اسکو تسلیم نہیں کریگا۔ ایک آریہ دشمن نے جو مر چکا ہے قرآن کریم کی آیت اھدنا الصراط المستقیم کے معنے ایک طبی اصطلاح ایک انتڑی کے متعلق لیکر یہ کئے ہیں۔ کہ اس میں بدفعلی کی دعا کی گئی ہے۔ برخلاف اس کے ایک مسلمان جب بسم اللہ کی بسم ہی پڑھتا ہے۔ تو اس کی گھگی بندھ جاتی ہے اور اھدنا الصراط المستقیم تک پہنچتے پہنچتے اس کی حالت ہی اور ہو جاتی ہے۔

## اعمال شریعت کا تعلق عقل سے ہے

جو اعمال خالص شرعی ہیں۔ فطرتی نہیں۔ ان کی تصدیق اخلاق سے ہوتی ہے۔ خدا کا کلام اور دیگر ایسے ہی مسائل کے لئے عقل کو خدا نے رکھا ہے۔ اگر عقل نہ ہوتی تو ان مسائل کی تصدیق نہ ہو سکتی۔ اور شریعت کیلئے اخلاق کو رکھا ہے۔ عقل ہندوؤں کو بھی دی گئی ہے۔ اور وہ سچے مذہب کے دلائل کو عقل سے معلوم کر سکتے ہیں۔ جب سچے دلائل پیش ہوتے ہیں۔ تو عقل اپیل کرتی ہے۔ کہ ان کو تسلیم کیا جائے۔ اسی طرح جو عملی زندگی ہے اور جس کا شریعت ہی سے تعلق نہیں۔ گو شریعت بھی اس کی تعلیم دیتی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے سب مذاہب کے لوگوں میں اخلاق رکھے گئے ہیں۔ جب وہ دوسرے کی اخلاقی حالت کو دیکھتے ہیں تو ان پر اثر ہوتا ہے۔

## درس اخلاق

جس طرح دلائل کے لئے عقل ذریعہ ہے۔ اسی طرح اعمال کے لئے اخلاق ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلئے میں یہ نصیحت کرتا ہوں - کہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو - یہ بڑی بات نہیں - کہ جھوٹ نہ بولو - بلکہ میں کہتا ہوں کہ خطرناک حالات میں بھی سچ بولو - یہ نہیں کہ دوسروں کے حقوق نہ مارو - بلکہ اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں - تو چھوڑ دو تا لوگ دیکھیں - کہ تم میں اور ان میں فرق ہے - کیونکہ یہی ایک بات ہے - جس سے وہ مذہب کی خوبی کو دیکھ سکتے ہیں - ان کی مذہب کی آنکھ نہیں - اخلاق کی آنکھ ہے - گو کمزور ہے - مثلاً تم کو ایک رنگ نظر آتا ہے - اور دوسرے کو وہ مطلق نظر نہیں آتا - وہ اس کا قائل نہیں ہو سکتا - البتہ وہی رنگ اگر دوسرے کو دھندلا سا نظر آتا ہے - جس کو تم صاف دیکھتے ہو - تو وہ اس کو سمجھ سکتا ہے - اور تم اس کو منوا سکتے ہو - جب تم نصوص لے کر جاؤ گے - تو وہ نہیں مانیگا - لیکن جب اخلاق کے ساتھ جاؤ گے - تو وہ تمہارا قائل ہو جائے گا - تم اخلاق کے ذریعہ آزمائے جاتے ہو - کہ تم میں یہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہیں یا نہیں لوگوں کو تمہاری روحانیت کے آزمانے کا موقع نہیں وہ پہلے تمہارے اخلاق کو دیکھتے ہیں - اس لئے تمہاری روحانیت ان کے لئے اتنی مفید نہیں - جس قدر تمہارے اخلاق ان کو ہدایت کی طرف لانے میں مفید ہو سکتے ہیں - اس لئے پہلا قدم جس کے ذریعہ تم تبلیغ کر سکتے ہو، یا پہلا قدم جس کے ذریعہ تم اپنی روحانی حالت کی اصلاح کر سکتے ہو - اور پھر غیر کو بھی کھینچ سکتے ہو - وہ اخلاق ہیں ؛

اللہ تعالیٰ توفیق دے تاکہ تم اس بارے میں نمایاں تبدیلی کرو - مخالف تمہارے اخلاق کو دیکھے تو محسوس کرے خواہ مانے یا نہ مانے - دشمن کی آنکھ پہلے اخلاق کو دیکھتی ہے - اللہ تعالیٰ تبدیلی کی توفیق دے - تاکہ یہ اخلاقی حالت کی اصلاح ہمارے لئے اور ان کے لئے مفید ہو جن کو ہدایت نہیں پہنچی - مگر وہ ہدایت کے منتظر ہیں -

## خاص تعلقات میں احتیاط

"جن لوگوں میں بدظنی وغیرہ برائیاں پائی جاتی ہیں - اگر ان کے کثیر حصہ کو دیکھا جائے تو یہی ثابت ہو گا کہ ماں باپ اور رشتہ داروں کی بے احتیاطی کی وجہ سے انکی ایسی حالت ہوئی ہو"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
از تفسیر سورہ نور

# احادیث کی روشنی و واقعات موجودہ

(۱)

ایک کلنڈر میں لیڈروں کے فوٹو کے ساتھ جیلخانہ کو دیکھ کر مجھے ذیل کی حدیث یاد آگئی -

عن حذیفۃ بن الیمان یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم قوم من جلدتنا یتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذالک قال فالزم جماعۃ المسلمین وامامہم ..... فاعتزل تلک الفرق کلہا (ابن ماجہ)

حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - جہنم کے دروازوں پر بلانیوالے ہونگے - جس نے ان کی بات کو مانا - وہ اس کو سیدھا جہنم میں بھیجدینگے - میں نے عرض کیا - یارسول اللہ - ان لوگوں کا حال بیان کر دیجئے - فرمایا - وہ لوگ ہماری طرح کے ہونگے - اور ہماری زبان بولینگے - میں نے عرض کیا پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں - آپ نے فرمایا تو لازم کر لے مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو ..... اور ان سب فرقوں سے الگ رہ -

غور کرو - کس زمانہ میں مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موجودہ وقت کی خبر دی - خدا تعالیٰ نے امام والی جماعت یعنے جماعت احمدیہ کی سچائی ظاہر کرنے اور باقی تمام فرقوں سے الگ رہنے کے لئے ہر شہر - ہر قصبہ اور گاؤں میں اس کلنڈر کے ذریعہ سے ایک ایسا نشان قائم کیا - جو مسیح موعود کے فوٹو پر اعتراض کرنیوالوں کی آنکھوں کے سامنے ہر وقت موجود ہے - اخبار مدینہ ۱۳ر ستمبر ۱۹۲۲ء لکھتا ہے کہ آج کل جیلیں جہنم سے کسی طرح کم نہیں - یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دنیا میں دوزخ کا نمونہ ہیں - ایک طرف تو اس حدیث کو پڑھو اور دوسری طرف جیل خانہ کے دروازہ پر بلانے والوں کو دیکھو - جن کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے - بتاؤ اب بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں کچھ شبہ رہ گیا - دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے جس کے بانی کو خدا تعالیٰ نے

فرمایا - انی جاعلک للناس اماماً - کوئی ایسی جماعت نہیں جو جماعۃ المسلمین اور امامہم کی مصداق ہو - اس لئے خدا تعالیٰ نے دوسرے فرقوں کو سمجھانے کے لئے اس نشان کو قائم کیا - حقیقی اسلام کا جو طالب ہے - اس کو چاہیئے کہ دوسرے فرقوں سے الگ ہو کر اس جماعت میں شامل ہو -

(۲)

حجج الکرامہ صفحہ ۲۹۷ - گفت ابن عباس رضی اللہ عنہ - حج کرد آنحضرت حجۃ الوداع بستر گرفت حلقہ در کعبہ را و گفت اے مردم آیا خبر ندہم شما را باشراط ساعت .... برود اسلام و باقی نماند مگر نام او .... پس نزدیک آنحال آراستہ شود مساجد مانند آراستگی بت خانہا و دراز شوند منبر و بسیار شوند صفوف با دلہائے متباغضہ و زبانہائے مختلفہ ..... باشد مومن درایشان ذلیل تر از کنیز گداخۃ شود دل دے در درون جوف وے چنانچہ میگداز د نمک در آب بسبب آنچہ بیند از منکر و نتواند آں را متغیر کردن ... و نزدیک آنحال اے سلمان بیاشند بندیان از مشرق و اسیران از مغرب"

اس روایت میں چار باتیں قابل غور ہیں - اول مسجدیں بت خانوں کی طرح آراستہ کی جائینگی - اس کا یہ مطلب نہیں کہ مساجد میں بت رکھے جائینگے - بلکہ یہیں موجودہ زمانہ کی حالت بتائی گئی ہے کہ بت پرستوں کے لیکچروں کو مسجدوں کی زینت اور رونق سمجھا جائیگا - دوم مسجدوں میں کثرت سے لوگ باوجود دلہائے متباغضہ جمع ہونگے - یعنی بظاہر باہمی اتحاد کے مدعی ہو کر مجالس قائم کرینگے - لیکن دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت بغض اور کینہ ہو گا - سوم زبانہائے مختلفہ کے ساتھ جمع ہونگے - یعنی مختلف مذاہب کے لوگ ایک مجلس میں بیٹھینگے - چنانچہ ست سری اکال - بندے ماترم - اللہ اکبر کے نعروں سے کوئی گنج بیخبر نہیں - چہارم - اس وقت کچھ لوگ قید بھی کئے جائینگے - ان قیدیوں کا حال کہ وہ کیسے ہونگے کتاب میں پوری روایت پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے - اس حالت کو دیکھ کر ایک مومن یعنی احمدی کا دل پگھل رہا ہے کہ بت پرستوں کو یہ لوگ عزت سے مسجدوں میں جگہ دیتے ہیں - اور احمدیوں کو نماز سے روکتے ہیں -

(۳)

ولتلحق قبائل من امتی بالمشرکین ..... ولن تزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرہم من خالفہم (ابن ماجہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بیعت خلافت ثانیہ

مکرمی اخی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار سے چند احباب نے بلکہ کئی غیر احمدی دوستوں نے سوال کیا۔ اور وجہ دریافت کی ہے۔ کہ میں نے بیعت کیوں کی۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اخبار کے ذریعہ جواب دیا جائے۔ تاکہ سب دیکھ لیویں۔ خاکسار سرور شاہ اراتی

مسئلہ کفر و اسلام اہل قبلہ کے متعلق میرا اب بھی وہی عقیدہ ہے۔ جو پہلے تھا۔ کوئی تبدیلی نہیں کی بیشک کفر کے بھی مدارج ہیں۔ اور ایمان کے بھی مدارج ہیں۔ اور بیعت اس لئے کی ہے کہ میرے تو دیک بیعت نہ کرنے میں روحانی اور ایمانی نقصان ہے۔ بلکہ تجربۃً جن غیر مبایعین سے میرا تعلق رہا ہے۔ ان میں پہلے کی نسبت بہت سا روحانی تنزل معلوم کیا گیا۔ اور ظاہری نظام سلسلہ و یک جہتی سوائے بیعت اطاعت کے بخوبی قائم نہیں رہ سکتی۔ خود سری اور خود مختاری کا انجام کبھی بخیر نہیں ہو سکتا۔ فی الحال تو بعض بزرگان کے وجود کی وجہ سے کام چلتا ہے۔ لیکن ان کا زمانہ گذرنے کے بعد جو لوگ زندہ رہے۔ وہ دیکھ لیں گے۔ کہ جماعت غیر مبایعین کس حالت کو پہنچیگی۔ یا تو مجبوراً اپنے نام سے احمدیت کا "داغ" اڑا دینگے۔ اور یا ..... گم گشتہ بھیڑوں کیطرح "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے"

میرا پہلے بیعت نہ کرنا اس لئے تھا کہ میں حضرت خلیفہ موجودہ کے اعتقاد کو حد سے گذرا ہوا سمجھتا تھا۔ میرے خیال میں وہ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے تھے۔ اور نبی کریم کی پیروی کا محتاج نہ جانتے تھے۔ مستقل طور پر مسیح موعود کی نبوت منواتے تھے۔ اور غیر مبایعین کو بھی خارج از اسلام سمجھتے تھے۔ "اس لئے کہ مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں"۔ بدیں وجہ میں آپ کی بیعت جائز نہ سمجھتا تھا۔ اور باوجود ضرورت محسوس کرنے کے قادیان سے مجھے تنفر تھا۔ لیکن اسوقت بھی جب حضرت امام علیہ السلام کی دعاؤں اور پیشگوئیوں کو ان کی اولاد کے متعلق دیکھتا تھا۔ تو تعجب میں رہ جاتا۔ کہ الٰہی ان چار فرزندان سے ایک بھی راہ راست پر نہ چلا۔ اور دعا کا ایک حصہ جو ظاہراً قبول ہے ؎

رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اسے خدا بد زندگی سے

اور دوسرے حصہ کی دعائیں ہی رائیگاں چلی گئیں۔ جو بہت ہی اضطرار سے کی گئی ہے۔ حالانکہ قبولیت دعا کی بشارت بھی ہو چکی۔ مثلاً

میری اولاد جو تیری عطا ہے + تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے + تو سب ہے انکو جو مجھکو دیا ہے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
اور بشارت تو نے پہلے سے سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی ؎

اور جب مجھ کو اصلیت معلوم ہو گئی۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ تو حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں اور نہ خارج از زمرہ امت محمدیہ کے انبیاء کے زمرہ میں شامل کرتے ہیں۔ اور نہ غیر مبایعین پر فتویٰ کفر لگاتے ہیں۔ تو پھر میرے لئے بیعت کرنے میں کوئی روک نہیں تھی۔

ہاں ایک بات قابل تفصیل ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک فریق غیر حقیقی کی تعریف یوں کرتا ہے کہ تابع شریعت محمدی ہو۔ اور خود امتی ہو۔ تبلیغ و تجدید احکام شرعیہ کے لئے مامور کیا گیا ہو۔ مگر درجہ نبوت میں کوئی کمی نہ ہو +

فریق دوم یوں تعریف کرتا ہے کہ نبوت کے لفظ میں کوئی حقیقت نہ ہو۔ فرضی نام ہو۔ بایں ہمہ ظلی۔ بروزی۔ امتی۔ جزوی نبی تسلیم کرتا ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ مسیح موعود اپنی زندگی میں ان کے دعویٰ نبوت سے انکار کرنے والے کو غلطی پر سمجھتے اور تنبیہ کرتے تھے۔ اس میں انکار نہیں کر سکتا ہوں نہ کر سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بموجب قرآن اور حدیث شریف کسی نبی کا تسلیم کرنا اگر جرم ہے۔ تو نفس میں کسی قسم کی نبوت کا استثنار موجود نہیں ہے۔ خواہ ظلی۔ بروزی۔ مجازی وغیرہ کیوں نہ ہو اور اگر اس قسم کی نبوت مانع ختم نبوت نہیں ہے۔ تو پھر کوئی تنازعہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ فریقین آپ کو نبی کریم کا امتی اور تابع شریعت محمدی مانتے ہیں۔ اب صرف جزوی اور کامل نبی کے لفظ پر تنازعہ باقی رہ جاتا ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مسیح موعود و مہدی معہود جس کی شان میں حدیث شریف میں مثل ھو افضل من بعض الانبیاء اور کانبیاء بنی اسرائیل آیا ہے۔ اس کو کامل کہنے سے کونسا جرم ہے۔ ہاں اگر آپ لوگ یہ اعلان کر دیں۔ کہ نبوت مسیح موعود کے متعلق جس قدر حوالجات آپ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ وہ ہم نہیں مانتے۔ اور نہ کسی قسم کی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر آپ اس قسم کا سوال کرنے کے مستحق ہیں۔ ورنہ ہم اقرار و ہم انکار چہ معنے دارد ؎

باز دید خوبرویاں پوش چشم اے زاہدا
یا برو در محفل رندان مکن این دق را

(ہزارہ)
الراقم خاکسار سرور شاہ از مقام داتہ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ

# خزینۃ الاطباء

جناب حکیم علم الدین صاحب کی کتاب خزینۃ الاطباء المعروف بہ اسرار صمدی راقم خاکسار نے پڑھی ہے۔ جناب مؤلف نے بڑی محنت اٹھا کر مشہور نامی اطباء کے مفید نسخہ جات اور مشوروں کو کتاب مذکورہ میں کوشش بلیغ سے شائع فرمایا ہے۔ کتاب موصوف الذکر میں بعض نسخہ جات جیسے کہ غرباء کے لئے تحریر ہیں ویسے امراء ذی ثروت کے مناسب حال بھی درج ہیں۔ غرباء۔ امراء بفضلہ تعالیٰ نفع اٹھا سکتے ہیں۔

نیز حکیم صاحب موصوف نے اس کتاب میں اکثر اطباء کی سوانح مختصر خصوصاً طبی سوانح لکھ کر طب سیکھنے والوں کو ایک سبق دلوایا ہے۔ پس علاج معالجہ میں دسترس رکھنے والے خصوصاً صاحب ثروت کتاب خزینۃ الاطباء المعروف بہ اسرار صمدی سے انشاء اللہ العزیز مستفید ہونگے۔ حکیم نظام محمد از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آریہ سماج پر اعتراض

## آریہ مسافر دہلی جواب دے

۱۔ آیا چاروں وید مکمل کتاب ہیں یا ہر ایک علیحدہ علیحدہ مستقل شریعت مانتے ہیں۔

اگر کہو کہ چاروں مل کر ایک کتاب ہیں تو سوال ہے۔ کہ کیوں ایک رشی کو ہی مکمل وید نہ دیا گیا۔ اور کیوں وہ کام جو ایک کر سکتا تھا اور تینوں سے کروایا گیا۔ اگر کہو کہ ایک سارے وید کو برداشت نہ کر سکتا اور اس پر عمل پیرا نہ ہو سکتا تھا۔ تو کہا جائیگا۔ کہ جو بوجھ رشی نہ اٹھا سکا وہ بعد اور کس طرح اٹھا سکینگے۔

اگر کہو۔ کہ علیحدہ علیحدہ مستقل کتاب ہے۔ اور دوسرے کی مدد کے بغیر کامل ہے۔ تو سوال ہے کہ کیا پرمیشور نے دوسری تین جلدیں لغو اور عبث اتاریں۔ جبکہ ایک کافی تھی اور وہی چند روزہ مکتی تک پہنچا سکتی تھی۔

۲۔ جب چار رشیوں پر وید کا نزول ہوا۔ اور اگنی وغیرہ سے ان چار کا پرکاش ہوا۔ اور اگنی سے رگوید۔ وایو سے یجروید۔ اور ادت سے سام وید اور انگرا سے اتھروید کا ظہور ہوا۔ تو کیا اگنی کو رگوید کے علاوہ باقی ویدوں کا گیان دیا گیا تھا۔ اگر دیا گیا اور پرمیشور نے اس کی جیو میں باقی وید کو پرکاش کیا تھا تو یہ لغو کام ہے۔ کہ جو کام ایک آدمی سے ہو سکتا ہے اور ایک رشی اس کو کر سکتا ہے۔ وہ چار سے کروایا جائے۔ اور اگر باقی کا گیان نہ تھا۔ تو وہ ناقص اور بعد کے پنڈت جن کو سب ویدوں کا گیان حاصل ہوا اس سے کامل ہوئے۔ اور وہ اصل پیشوائی کے حقدار تھے۔

۳۔ کیا وید کے رشیوں کے اعمال۔ افعال۔ اقوال اور حرکات و سکنات کا علم آریہ سماج کو ہے۔ تاکہ وہ ان کو اپنے لئے نمونہ بنا کر مکتی خانہ تک افتاں و خیزاں پہنچیں۔ اور تاکہ معلوم ہو کہ وید کی اعلیٰ تعلیم نے ان کی کہاں تک اصلاح کی۔ اگر کہو۔ کہ نمونہ کی ضرورت نہیں ہے۔ تو پرمیشر نے لغو کام کیا۔ جو ایشوری گیان کو بشری ہاتھوں کے ذریعہ پہنچایا۔ کیوں ہر بندہ کو بلا واسطہ وید گیان سے آگاہ نہ کیا۔ پھر اس نے کبھی ان رشیوں کے حالات پر اسرار کا دریافت کرنا اور تبیین و تبیان کہ ویدک تعلیم کے اول موجود وہ تھے۔ مگر ابتدا ہی غلط ہو تو آگے سر دردی کا قائم کیا۔

۴۔ ابتدائے آفرینش سے ہمیشہ چار ہی وید اور وہی چار رشی اور وہی ایک ہی جگہ تبت کیوں پرمیشر کے منظور نظر ہو چکی ہے۔ آریہ سماج اس کی معقول وجہ بیان کرے۔

۵۔ کیا رشی نزول وید سے پہلے ویدک زبان سے آشنا تھے۔ اگر تھے تو پھر سنسکرت کے الہامی ہونے کا دعویٰ باطل۔ اگر نہیں تھے۔ تو ان کو وید کا گیان کس طرح حاصل ہوا۔ کیونکہ سنسکرت سے تو وہ بالکل نابلد تھے۔ اگر کہو کسی دوسری زبان کے واسطے سے تو اول تو اس سے لازم آئیگا۔ کہ پرمیشر انسانی زبان میں کلام کر سکتا ہے۔ دوسرے وید کا سنسکرت میں اترنا عبث اور بے فائدہ ثابت ہوا۔

۶۔ کیا وید کے لئے پرمیشری حفاظت کا وعدہ ہے۔ اگر ہے تو کہاں ہے اور پھر جب وام مارگیوں نے وید کی گت بنائی۔ تو کیا اس وقت پرمیشور صاحب خواب استراحت میں تھے۔

۷۔ مکمل وہ شرعی کتاب ہوتی ہے جو تمام نیکیوں کے اوامر اور تمام بدیوں کے نواہی کو متضمن ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ جو بدیاں کلجگ وغیرہ بعد کے زمانوں میں ظہور پذیر ہونے والی تھیں۔ وہ اگر وید میں پہلے سے تھیں تو اس وقت کے لوگوں نے کیونکر انہیں سمجھا۔ جب وہ ظہور میں نہ آئی تھیں۔ اور اس طرح ان کو ان اعمال قبیحہ اور افعال رذیلہ کی طرف مائل کرنا تھا۔ اور اگر نہ تھیں تو وید ناقص ہے۔

۸۔ کیا وید اعمال کے بدلے میں رشیوں کو ملے۔ اگر نہیں تو کارخانہ تناسخ ملیا میٹ۔ اور اگر ہاں۔ تو مکتی خانہ سے نکلتے ہی چار رشی کیوں مخصوص کئے گئے۔

۹۔ کیا ثبوت ہے۔ کہ وید ان مذکورہ بالا چار رشیوں پر نازل ہوئے تھے۔ کیوں نہ سناتنیوں کے دعوے کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ کہ وید برہما پر نازل ہوئے تھے۔

۱۰۔ کیا موجودہ الفاظ وید الہامی الفاظ ہیں۔ یا انسانی اختراع۔ اگر صورت اول ہے تو وہ اب تک کس طرح محفوظ چلے آتے ہیں۔ اگر کہو کہ حفاظ کے ذریعہ۔ تو سوال ہوگا۔ کہ اول تو اس کا ثبوت ہونا ضروری ہے۔ دوسرے پھر اب کیوں کوئی حافظ وید موجود نہیں۔ اور اگر الفاظ انسانی افکار کا نتیجہ ہے۔ تو یاد رہے کہ مطالب اور معانی کا انحصار الفاظ پر ہوتا ہے جب الفاظ انسان کے فہم نے گھڑے ہیں۔ تو ان میں الٰہی شان و شوکت اور رعب و داب محال ہے۔

۱۱۔ وید کی تعلیم میں کونسی خوبی ہے۔ جو اس کو انسانی بناوٹ سے مبرا کرے اور الٰہی علم کا نتیجہ ثابت کرے۔

۱۲۔ کیا وید نے اپنے بھیجنے والے کی ہستی پر کوئی دلیل قائم کی ہے۔ اگر کی ہے تو ایک دلیل تو بالفاظ وید بیان کریں۔

۱۳۔ کیا وید میں توحید کا ثبوت ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ رگوید میں تو جا بجا اگنی اور وایو کو معبود اور قابل پرستش ٹھہرایا گیا ہے۔

۱۴۔ قدامت وید محض دعویٰ سے صداقت وید پر دلیل نہیں ہو سکتی ورنہ یوں تو پارسیوں کو اپنی کتاب کے ......... ۳ سال سے ہونے کا دعویٰ ہے۔ پس وید کے قریباً ۲ ارب سال سے ہونے کا دعویٰ بلا دلیل کیونکر اس کی صداقت پر مہر ہو سکتا ہے۔

یہ چند ایک سوالات پیش کر کے تمام آریہ پرچوں سے عموماً اور رسالہ مسافر دہلی سے خصوصاً گذارش ہے۔ کہ ان کے جواب تہذیب اور متانت سے دیں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ آریہ صاحبان اپنے مذہب کی صداقت اور پختگی کے لئے کتنے دلائل رکھتے ہیں۔ اور ہمارے زبردست اعتراضات سے اپنے دھرم کو بچانے کی ان میں کس قدر ہمت ہے۔

الراقم اللہ دتا جالندھری مدرسہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## اطریفل مرغ کی گولیاں

ہم نے احباب کی سفارش پر ایک بہت عمدہ کشتہ دال اور مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب کی ہوئی ہے جسکو مرغ کو کھلا کر روغن نکالتے ہیں ہم یہ اطریفل کی گولیاں بنائی جاتی ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء میں تیار ہو جائیگی جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں از سر نو طاقت آجاتی ہے۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہیں۔ علاوہ ازیں درد ریح وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ احباب فوراً درخواستیں بھیجدیں تاکہ ہم تیار رہنے پر ان کو خود بخود بذریعہ ڈاک وی پی ارسال کر دیں۔ قیمت بحساب ۲ رفی درجن پوری خوراک چالیس یوم کی چار روپیہ اور علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۸ر) بذمہ خریدار

نوٹ۔ جو احباب پوری خوراک چالیس یوم کی طلب کرینگے ان کو اس نرخ مذکور پر ارسال ہونگے۔

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم
گجرات گلی شاہ دولہ صاحب

## دوستوں کے فائدہ کی بات

عام خلق اللہ کی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے صرف ایک ماہ کے لئے یہ رعایت منظور کی ہے۔ کہ ہمارا نہایت مجرب سرمہ جو آنکھوں کی تقریباً تمام بیماریوں کے لئے فائدہ بخش ہونے کے علاوہ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر ہے۔ پانچ روپے تولہ کے حساب سے جو اصحاب بذریعہ منی آرڈر رقم پیشگی بھیجکر منگائینگے۔ بشرطیکہ تولہ سے کم نہ منگائیں۔ ان کو محصولڈاک معاف کر دینے کے علاوہ ایک نہایت مجرب زود اثر اور بالکل آسان نسخہ مقوی مفت نذر کیا جائیگا جو ہمارے مطب کا خاص نسخہ ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائن سرگودہا

## محافظ جنین یعنی حبوب مانع اسقاط حمل

یہ حبوب حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب ادویات میں سے ایک دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو گئے ہیں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور جن کے گھر اولاد ہو کر بچپن میں ہی ضائع ہو جاتی ہو۔ یا حمل گر جاتے ہوں۔ یا مردہ بچہ پیدا ہوتا ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ حبوب بانجھ پن جو کمزوری رحم سے ہو دور کرنے کی لاثانی دوا ہے۔ اور یہی حبوب ان مایوس انسانوں کے لئے تریاق ہے۔ جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اس کے استعمال سے اولاد مضبوط تندرست پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ تمام امراض جن سے بچے چھوٹی عمر میں داغ مفارقت دے جاتے ہوں۔ ان کے استعمال سے نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ اس کی سچائی کے لئے ہمارے پاس بیشمار شہادتیں موجود ہیں۔ اور یہ ہمارے دوائیخانہ کی ایک مشہور و معروف دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

نوٹ:۔ پوری خوراک ۶ تولہ ہے۔ جو کہ ایام حمل و رضاعت کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ یکدم ۶ تولہ منگوانے والے احباب سے محصولڈاک نہیں لیا جائیگا

نظام جان دوائی خانہ خیر خواہ مریضان
قادیان۔ پنجاب

## خوشخبری

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی۔ کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جائے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی بڑی اور خوبصورت پرزے مختصر مضبوط معہ پرزہ کہ چہلے ہی مشین چھپا کر کے کام نہیں تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۲۱۰ میں۔ ساعت آٹھ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکل سکتی ہیں۔ فی درجن قیمت صرف گیارہ روپیہ چودہ آنہ لیجئے علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر پیشگی آنا ضروری ہے۔

نوٹ۔ موجودہ مشین ابھی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۹۰ قیمت عہ

فضل کریم عبدالکریم قادیان پنجاب

## الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ یہ پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا۔

| مدت | اجرت صفحہ | نصف صفحہ | [illegible] سطر تک | [illegible] سطر تک | [illegible] سطر تک | [illegible] سطر تک |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴۸ بار | ۲۰۰ | ۱۰۲ | ۷۰ | ۴۴ | ۲۶ | ۲۲ |
| ۲۴ بار | ۱۰۵ | ۵۴ | ۳۸ | ۲۲ | ۱۴ | ۱۲ |
| ۱۲ بار | ۵۵ | ۳۰ | ۲۰ | ۱۲ | ۸ | ۷ |
| ۴ بار | ۲۲ | ۱۲ | ۸ | ۵ | ۴ | ۳ |
| ۲ بار | ۱۲ | ۷ | ۵ | ۳ | ۲½ | ۲ |
| ۱ بار | ۷ | ۴ | ۳ | ۲ | ۱½ | ۱ |

ضمیمہ دو صفحے بالمقطع دس روپے فی سطر ۳ر

مینجر الفضل قادیان

174
Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان کی خبریں

**وزارت افغانستان میں اہم تبدیلیاں** شملہ - ۷ اکتوبر۔ افغانستان سے اطلاعات مظہر ہیں کہ افغانی وزارت میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ محمد سرور خاں صاحب قائم مقام وزیر داخلہ گورنر قندھار مقرر ہوئے ہیں۔ اور سابق گورنر قندھار جناب عبدالرحمن خاں صاحب کا وزارت داخلہ کابل پر تقرر عمل میں آیا ہے۔

**افغانستان کا وزیر جنگ** شملہ - ۷ اکتوبر۔ سردار اعلیٰ محمد نادر خاں صاحب جو گورنری کی حیثیت سے عارضی طور پر بدخشاں میں کام کر رہے تھے۔ اب واپس آکر کابل میں وزیر جنگ مقرر ہوئے۔

**بمبئی کے روئی کے تاجروں کا دیوالہ** بمبئی - ۱۳ اکتوبر۔ اس سے پیشتر بمبئی میں چار روئی کے بیوپاریوں کے دیوالے نکل چکے ہیں۔ اب پانچ اور پارٹیوں کا دیوالہ نکلنے کا اعلان ہوا ہے۔

**کانگرس فنڈ میں غبن** لکھنؤ - ۱۱ اکتوبر۔ ڈیرہ دون کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ رام [illegible] نامی ایک شخص جو کانگرس فنڈ جمع کرتا تھا۔ فنڈ میں سے ۴۸ روپیہ لیکر روپوش ہوگیا۔ تار کانگرس والا [illegible] نے سرکاری عدالت کی طرف رجوع کیا۔ اور [illegible] گواہان صفائی کی شہادتیں [illegible] ایک ماہ قید سخت کی سزا دلوائی۔

**ایک ہندو وکیل کا فسادات مالابار میں حصہ** مدراس - ۱۲ اکتوبر۔ ہائیکورٹ میں جسٹس والیس نے مسٹر [illegible] نارائن مینن کی اپیل کی درخواست منظور کی۔ جسے سپیشل جج کالی کٹ (مالابار) نے ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے الزام میں عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا دی تھی۔

**سنسکرت کالجوں میں غیر برہمنوں کا داخلہ** میسور - ۱۰ اکتوبر۔ [illegible] تمام سنسکرت کالجوں میں جن کے اخراجات [illegible] غیر برہمنوں کو داخلہ کی اجازت دی [illegible]

دیوان ریاست کی تحریک پر کہ تمام نکات کو ملحوظ خاطر رکھ لیا گیا ہے۔ اور اس موضوع پر فوری احکام نافذ کئے جائینگے۔

**اکالیوں کے ایک گروہ کو دو عدالتوں سے سزا** امرتسر - ۱۲ اکتوبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا بیان ہے کہ ایک سو اکالیوں کے ایک جتھہ کو ایک ہی جرم کے عوض میں دو مختلف عدالتوں سے دو دفعہ سزا دی گئی ہے۔

**لارڈ ڈنرٹن کی سیاحت سرحد** پشاور - ۷ اکتوبر۔ لارڈ ڈنرٹن کی سیاحت سرحد یکم اکتوبر سے ۷ اکتوبر تک جاری رہی۔ نائب وزیر ہند نے اپنے وقت کا بہترین استعمال کیا۔ یکم سے چار تک آپ نے کوہاٹ بنوں۔ اور ٹوچی کی سیاحت فرمائی۔ آپ نے ۵ تاریخ کو دن بھر اور ۶ کی صبح کو جتنا کچھ بھی ہو سکا پشاور کی سیر کی۔ پھر آپ نے درہ خیبر کا معائنہ کیا۔ اس دوران میں آپ خود ملاقاتوں کو تشریف لے جاتے اور سرکاری و غیر سرکاری نمائندوں سے بات چیت کرتے رہے۔ لیکن آپ کی سیاحت غیر سرکاری ہے۔ کسی وفد یا تہنیت نامہ کو قبول نہیں کیا گیا۔

**راولپنڈی میں طاعون کیلئے انسدادی تدابیر** شملہ - ۹ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جسمیں نمائندگان طبی [illegible] افسران [illegible] وغیرہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر [illegible] اس کے صدر ہونگے۔ یہ کمیٹی شہر راولپنڈی سے جہاں طاعون شروع ہوگیا ہے۔ اور تمام صوبہ کو خطرہ میں ڈالنے والا ہے۔ اس مرض کے ازالہ کی کوشش کریگی۔

**بنگال میں سیلاب سے خوفناک نقصان** کلکتہ - ۱۵ اکتوبر۔ اخبار سٹیٹسمین کا ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے۔ کہ ضلع بوگرا میں ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کا نقصان ہوچکا ہے۔ ناؤگاؤں سب ڈویژن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ۶۰ مربع میل کے رقبہ میں قریباً ۵ ہزار مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ [illegible] ہزار مکانات سیلاب سے تباہ ہوگئے ہیں۔ اور سیلاب سے [illegible] جانوں کے نقصان کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ضلع بوگرا میں فصلوں کی تباہی سے قریباً [illegible] نقصان ہوا ہے۔

**ملک لال خاں کو سزا** ملک لال خاں صاحب مہتمم مجلس خلافت پنجاب سے زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری ادخال ضمانت کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے ضمانت داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سال قید محض کا حکم سنا دیا۔

**دو ہزار سے زیادہ اکالی گرفتار ہو چکے ہیں** گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا تازہ بلیٹن ظاہر ہے کہ اسوقت تک گرفتار ہونے والے اکالیوں کی تعداد ۲۰۵۷ ہو چکی ہے۔

**گورو کے باغ کے متعلق سمجھوتہ کے آثار** امرتسر - ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمشنر نے گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے چند ممبروں کے ساتھ خالصہ کالج میں ایک کانفرنس کی جس سے سمجھوتہ کی امید بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ ابھی تک یہ شائع نہیں کیا گیا۔ کہ کانفرنس میں کیا ہوا ہے مگر یہ یقینی امر ہے کہ بحث مباحثہ گورو کا باغ کے حادثات کو بند کر دینے کے متعلق ہی تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سمجھوتہ کے لئے سکھوں نے جو شرائط پیش کی ہیں ان میں اکالیوں کا مطالبہ ہے کہ گوردوارہ سدھار تحریک اور گورو کا باغ کے سلسلہ میں جتنے اکالی گرفتار کئے گئے ہیں سب کو رہا کر دیا جاوے۔ ان کے علاوہ سردار کھڑک سنگھ اور ماسٹر موتا سنگھ کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

**کلکتہ پریزیڈنسی جیل کے ہنگامہ کی تحقیقات** کلکتہ - ۱۳ اکتوبر۔ کلکتہ پریزیڈنسی جیل کے متعلق جو مجسٹریٹی تحقیقات ہو رہی تھی۔ وہ ۵۴ گواہوں کی شہادتوں کے بعد ختم ہو گئی۔ آخری گواہ مسٹر [illegible] ایس۔ ڈی ڈپٹی کمشنر پولیس تھے جنہوں نے کہا کہ جب میں جیل میں پہنچا کوئی قیدی نظر نہ آتا تھا مگر ساکنہ کی عمارت اور جیل کے بڑے دروازے کے اوپر سے گولیاں چل رہی تھیں۔ میں نے گولیاں چلانے کو بند کرنے کا حکم دیا۔ جوتے کے کارخانہ سے پتھر پھینکے گئے [illegible] ہوا اور قیدیوں کو نکل جانے کو کہا تو [illegible] رضامند ہوگئے اور جب نکل رہے تھے تو [illegible] حملہ کیا گیا چند قیدیوں نے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غیر ممالک کی خبریں

### یونانی قسطنطنیہ سے واپس آرہے ہیں

ایتھنز۔ ۱۱ ؍اکتوبر ایک ہزار پانسو یونانی قسطنطنیہ سے واپس آرہے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں یونانی قونصل متعیم قسطنطنیہ نے ۸ ؍اکتوبر تک چونتیس ہزار یونانیوں کو پروانہ جات راہداری عطا کئے ہیں۔

### احرار فوجیں جمع کر رہے ہیں

۱۳ ؍اکتوبر۔ چناق کی خبر ہے۔ کہ ترک طور پر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ترکی سوار فوج جو دار دنیلز میں تھی۔ حد سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے متارکہ معاہدہ پر دستخط ہونے کی اطلاع فوج کو ۱۳ ؍اکتوبر تک نہیں ... نیشنلسٹ ترک اپنی فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ اور وہ جلد ... کریں گے کہ قسطنطنیہ خالی کیا جائے۔

### قسطنطنیہ خالی نہ ہوا تو کیا ہوگا

جنرل سر چارلس ٹونشینڈ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اگر ہم نے قسطنطنیہ پر قبضہ کو طوالت دی تو جہاد شروع ہو جائیگا۔

### عارف بے کا پیغام سیٹھ چھوٹانی کے نام

بمبئی ۱۵ ؍اکتوبر۔ جلال الدین عارف بے سفیر انگورہ متعیم روما نے پیغام سیٹھ چھوٹانی صدر مجلس خلافت کے نام ارسال کیا ہے۔ کہ عارضی صلح ہو چکی ہے۔ عنقریب چند ہفتوں میں ترکی غیر عثمانی حکام کے حوالے کر دیا جائیگا اور تیب عہد نامہ کے بعد قسطنطنیہ کا غیر جانبدار علاقہ بھی واپس دیدیا جائیگا۔

### معاہدہ کے بعد ترکوں کی پیش قدمی

لنڈن۔ ۱۳ ؍اکتوبر۔ منطقہ غیر جانبدار کے علاقہ ... میں ۴ ہزار ترکوں نے حملہ کر دیا۔ جنرل ہیرنگٹن نے مصطفےٰ کمال پاشا کو بذریعہ تار برقی توجہ دلائی ہے۔ کہ یہ فعل معاہدہ کے سخت خلاف ہے۔

### برٹش جنرل کے صلح کے متعلق آخری لفظ

جنرل ہیرنگٹن نے مارننگ پوسٹ کے نمائندہ سے کہا۔ کہ کل تک مجھے کوئی امید نہیں رہی تھی۔ دیر پہ دیر ہو رہی تھی۔ جس سے اندیشہ تھا کہ گفت و شنید بند ہو جائیگی۔ حقیقت یہ ہے کہ کل ایسی خطرناک حالت تھی۔ کہ میں کانفرنس کے کمرہ میں اپنی جیب میں جنگ کا ایک الٹی میٹم ڈال کر گیا تھا۔ جب مایوسی حد تک پہنچ گئی تو میں نے عصمت پاشا سے کہدیا کہ میں اپنا آخری لفظ کہہ چکا ہوں۔ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کمرے میں ایک نقشہ کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ کمرے میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ عصمت نے ناگاہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیا درحقیقت یہ آپ کے آخری الفاظ ہیں۔ میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالکر ایک الٹی میٹم کو مس کیا۔ اور عصمت پاشا سے کہا۔ "ہاں"۔

### مسٹر لائڈ جارج کی پالیسی کی ناکامی

اخبار سپکٹیٹر اپنے تازہ ترین نمبر میں بین الاقوامی معاملات کے متعلق خیالات کرتا ہوا تبصرہ کرتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج کے طفیل مشرق ادنےٰ مصر عراق عرب اور فلسطین میں نہایت سخت ناکامیاں ہوئی ہیں جن سے سلطنت برطانیہ کو بہیثت مجموعی ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ یورپ میں مسٹر لائڈ جارج نے جس کانفرنس کیلئے ہاتھ ڈالا۔ اسمیں قطعاً ناکامی ہوئی۔ اب یہ یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مسٹر لائڈ جارج قطعی اور یقینی طور پر ناکام و نامراد رہے ہیں۔

### لارڈ کرزن کی دھمکی

لنڈن ۸ ؍اکتوبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ لارڈ کرزن نے ایک نہایت اہم اور ضروری درخواست وزارت کو ارسال کی ہے۔ کہ پیرس کے اجلاس میں جو شرائط طے ہوئی تھیں۔ وہ تینوں شرائط منظور کی جائیں۔ اور ساتھ ہی انہوں نے ایک تنبیہ بھیجی ہے۔ کہ اگر اس کے خلاف کیا گیا تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔

### تھریس سے مسیحی آبادی کی روانگی

ایتھنز ۱۰ ؍اکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مشرقی تھریس کی تمام مسیحی آبادی نقل مکان کر کے چلی جائیگی۔ اپنے اپنے علاقوں میں نمائندگان جا رہے ہیں۔ تاکہ عمدگی کے ساتھ خالی کر دیا جائے۔ یہ تارکین وطن مغربی تھریس یا یونان کے دیگر حصص میں آباد کر دئے جائینگے۔

### پناہ گزینوں کیلئے فرانسیسی امداد

پیرس ۱۱ ؍اکتوبر۔ حکومت فرانس نے سمرنا سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے پانچ لاکھ فرانک منظور کئے ہیں۔

### شمالی شام کیا ترکوں کو واپس کیا جائیگا

لنڈن ۹ ؍اکتوبر۔ متواتر خبریں اس بات کی موصول ہو رہی ہیں۔ کہ ترکوں کے لگاتار دباؤ اور آئندہ حملات کے جواب میں غالباً فرانس شمالی ولایت شام کو بہت جلد خالی کر دینے والا ہے۔ مگر موسیو پوائنکارے کی تازہ ترین تقریر سے اس خبر کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔

### یونان میں مارشل لاء

لنڈن ۱۲ ؍اکتوبر۔ یونان میں ہر جگہ مارشل لاء جاری ہو گیا ہے۔

### لنڈن کے سیاسی حلقوں میں ہلچل

لنڈن ۔ ۱۲ ؍اکتوبر۔ سیاسی حلقوں میں بڑی ہلچل ہے۔ کابینہ کے دو نو ممبروں نے آج صورت حالات پر بحث کی ہے۔ مسٹر لائڈ جارج ہفتہ کے دن مانچسٹر اور مسٹر چیمبرلین جمعہ کے دن برمنگھم میں تقریر کریں گے۔

### عراق و برطانیہ کا بیس سالہ معاہدہ

لنڈن ۱۲ ؍اکتوبر۔ کل بغداد میں عراق عرب اور انگلستان کے درمیان معاہدہ پر سر پرسی کاکس برطانوی ہائی کمشنر اور سر سید عبد الرحمن اور نائب النقیب نے دستخط کر دئے۔ اس معاہدہ کی رو سے عراق کی حد بندی کی جائے گی۔ جب عراق میں حکومت دستوری ہو جائیگی تو جمعیتہ الاقوام میں برطانیہ اپنا اثر استعمال کر کے اسے داخل کرا دیگی۔ اور اس طرح برطانوی حکمرداری کا قانونی طور پر خاتمہ ہو جائیگا۔ یہ معاہدہ بیس سال کیلئے ہوگا۔ شاہ عراق قومی اور مالی تمام اہم معاملات میں جن کا اثر برطانوی مفاد پر ہو برطانوی ہائی کمشنر کی رائے کا پابند ہوگا۔

### مجرموں کیلئے انوکھی سزا

لنڈن ۱۳ ؍اکتوبر۔ مسٹر جسٹس [illegible] نے اولڈ بیلے میں ایک شخص کو حکم سناتے ہوئے جس پر قتل کا جرم عاید کیا گیا تھا [illegible] کو خصی کر دینے کی دہشت ناک